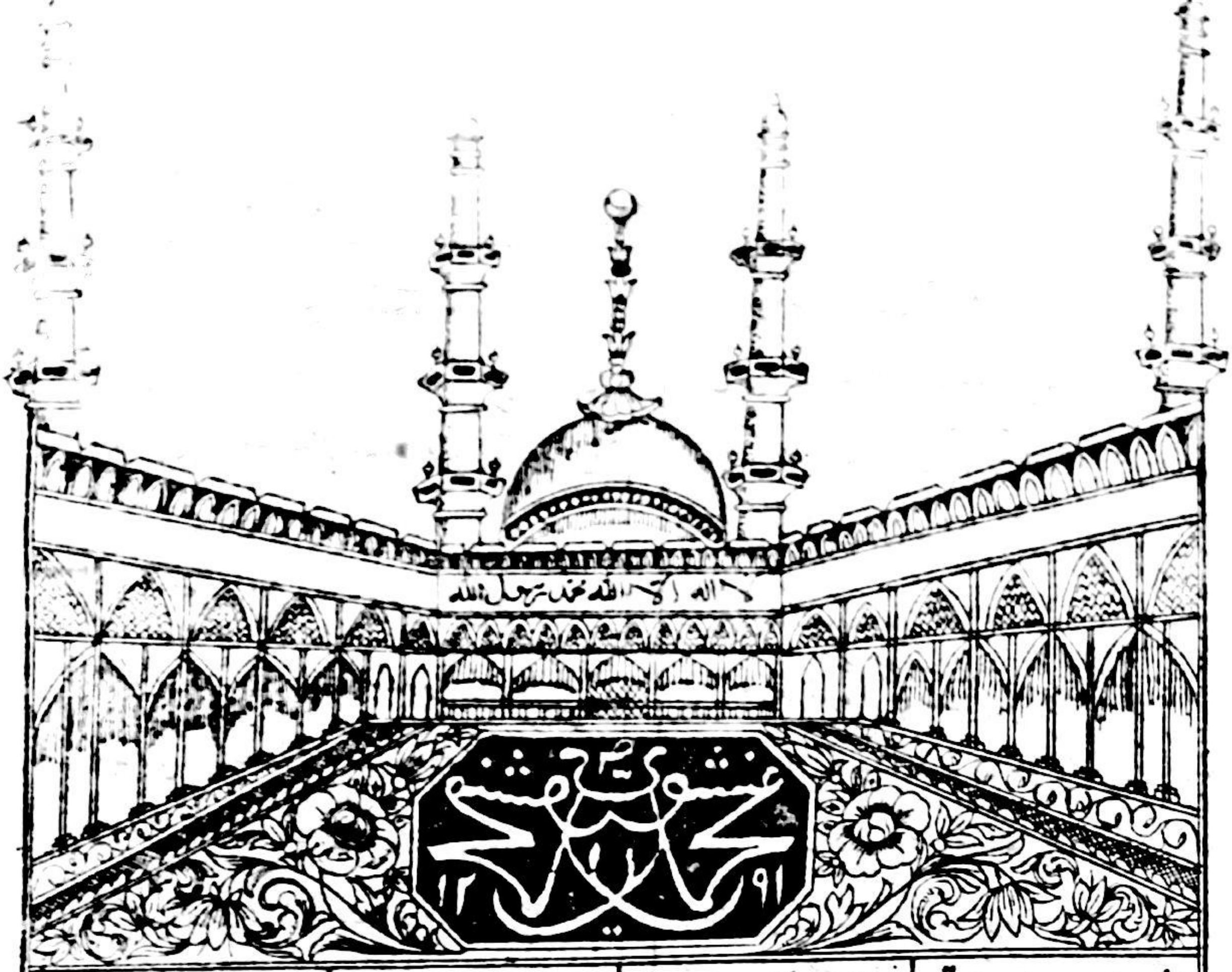

منشور سولان ہر محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محتشم | توریت بلا توریہ انجیل بے تجمیل | گویان صفت و سیرت مبرو محمد

نمبر ۹ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جلد ۳

اشتہار

حمد وافر اوس خدای واحد کو زیبا ہی جسکے جلال کا منشور مظہر اول ہوا اللہ احد۔ اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد سے میزین ہی جل جلالہ اور نعت متکاثر اوس نبی برحق خاتم النبیین سرور عالم کو لایق ہی جن پر قرآن مجید رب وحید سے بفحوای لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید نازل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم۔ اما بعد شایقان حق پسند کو بشارت و طالبان نجات کو اشارت ہو کہ چونکہ ہذا ہر مہینے مین تین مرتبہ پانچوین پندرہوین پچیسوین کو چھپکر جلوہ اشاعت پاتا ہی مقصود اسکی اجرای حقیت دین اسلام ظاہر کرنا ہی اور مخالفان اسلام کے اعتراضات بیجا کی تردید ہی۔ قیمت اسکی بدپیشگی چار روپیہ دو آنہ مقرر ہی اور ما بعد المضاعف گورنمنٹ انگریزی اور اعیان گرامی سے بصیغہ پیشگی ۱۲ روپیہ سالانہ اور بعد کو دونی قیمت لیجاویگی۔ مضامین مفید عام مفت اور مضمون مناسب ماجرتہ

فی سطر لیجاویگا۔ جملہ خط کتابت اور ارسال زر قیمت پرچہ ہذا وغیرہ بہ ریویو منی آرڈر یا کم سے کم نصف آنہ بنام راقم ہونی چاہیے فقط +

العبد محمد عبد الجیب سکرٹری زمرۂ احباب بنگلور۔

بشارت مثیل موسی

یہہ رسالۂ متبرکہ تصنیف سے مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا مولوی چراغ علی صاحب مدظلہ العالی کے ہمارے یہان نہایت عمدہ طبع ہوکر طیار ہے اس رسالے مین ثبوت نبوت آنحضرت صلعم نہایت تحقیق سے کی گئی ہے اور انگریزی فارسی و عبرانی عبارتین بجنسہ نقل کی گئی ہین جس صاحب کو خریداری اسکی منظور ہو وہ بارسال قیمت ۲ ر طلب فرمائین فقط۔

بندہ محمد عبد الجیب
سکرٹری زمرۂ احباب و مہتمم
مطبع بحر الاسلام بنگلور

نے مجھے سکھلایا سو ہی کہتا ہون ۲۹ مین ہمیشہ وہی کرتا ہون
جو اسے پسند آتا ہے علی ہذا القیاس اور بہت سے
آیات ہین اب معلوم کرنا چاہئے کہ عیسیٰ اگر خدا ہوتے تو روزہ
کسکا رکھتے تھے اور دعا کسکی مانگتے تھے اور خداوند کریم کے
سکھلانے کی کیا حاجت تھی اور خدا کی خشنودی کی کیا وجہ
تھی کیونکہ وہ تو خود خدا اور ایک الوہیت مین تھی پس مرضی
خدا کی کچھ نہ ٹھہری اگر مانا جاوے کہ عیسیٰ ایک الوہیت مین
تھی تو بموجب پہلا خط یوحنا ۵ باب ۷ آیت کہ تین ہین
جو آسمان پر گواہی دیتی ہین باپ اور کلام اور روح القدس
اور یہ تینون ایک ہین اور تین ہین جو زمین پر گواہی دیتی
ہین روح اور پانی اور لہو اور یہہ تینون ایک پر متفق ہین - جہان
خدا ہوی اور تین تین متفق ہوتے ہین دو خدا - ایک آسمان
پر - ایک زمین پر - اور جاننا چاہئے خدا بقول بضاری آسمان
پر رہا نہ زمین پر ٹھہرا فقط خلائق انتظام کر رہا ہوگا پس
اسلوسے تثلیث درست ہوگی کیونکہ جو آسمان پر خدا ہین باپ
اور کلام اور روح القدس ہے اور عیسیٰ کلام نہین ہے - اب
مین جواب اون تین دلیلون کا جو معترض نے بیان کئے ہین
لکھتا ہون یعنی پہلی دلیل کو چھوڑکر جسکا معترض خود منکر
ہوگیا قایل سے بیان کرتا ہون - قولہ دلیل اوسکے الوہیت
کی یہہ ہے کہ خدا کی صفات اوسکے حق مین بیان ہوئین ازلیت
یوحنا کی انجیل پہلا باب ۲ - آیت کلام ابتدا مین خدا تھا ۳ قول
ازلیت اور ابدیت مین ہر ایک نبی روح کی روح اور انبیا و اولیا
شامل ہے جسکی دلیل یہہ ہے انجیل مین کلام کو ابدی بیان

کیا ہے مسیح کو پس جو چیز خدا نے اپنی کلام سے پیدا کی وہ
بھی ابدی ہے پس پولوس کا خط عبرانیون کو ۱۱ باب ۳ آیت
کہ عالم خدا کی کلام سے بن گئی - عالم ابدی ہوا اور روح امر نبی
ہے روح بھی ابدی ہوی پس عیسیٰ مین کونسی خصوصیت ازلیت
وابدی کی باقی رہی اگر ہو تو ایسی فضیلت ہوگی یوحنا ۸ باب ۲۹
ورس اور آپ سے کچھ نہین کرتا بلکہ جیسے میرے باپ نے مجھے سکھلایا
سو ہی کہتا ہون - اس سے ظاہر ہوا عیسیٰ بجز سکھلائے اور فرمودہ
خدا کے کچھ بھی نہین فرماتے اگر کوی چیز فرماتے تھے تو فرمودہ خدا
تھی پس فرمودہ خدا کلام ہے اور اوسی کتاب اور باب کی ۵۵
آیت مین اوسکی یعنے خدا کے کلام کو حفظ کرتا ہون اور اوسیکو
۵۱ - آیت اگر کوی میرے کلام کو یعنے وہ کلام جو خدا نے مجھے
سکھلایا حفظ کرے وہ موت کا مزہ ابد تک نہ دیکھیگا - خلاصہ اسکا
یہہ ہے عیسیٰ نے خدا کے کلام کو حفظ کیا ابدی ہوے اور وہ پیغمبر
جنپے وہ کلام جو خدا نے عیسیٰ پر نازل کئے حفظ کرتا ہی ابدی
ہے ۱۱۹ زبور ۶۸ ایت داؤد فرماتے ہین پر اب مین نے تیرے کلام
کو حفظ کیا ۱۵ داؤد ۴ بھی ابدی ہوے علی ہذا القیاس تمام
پیغمبرون نے بھی خدا کے کلام کو حفظ کیا وہ بھی ابدی ہوے
اس تقریر سے فضیلت عیسیٰ کی ازلیت مین سب انبیا کے ساتھہ
معلوم ہوے اور یوحنا ۸ باب ۵۸ آیت مین ابراہیم سے پہلے ہون
اسکے یہہ معنی ہین مین ابراہیم سے افضل اور مرسل ہون بموجب
یعقوب کا خط ۱ باب ۱۸ - آیت تاہم اوسکے مخلوق مین پہلے
پہل ہووے - یعنی ہم افضل ہوین اور نہ عیسیٰ اولاد
ابراہیم مین سے ہے پہلے ہونا جسمانی مین غیر ممکن ہے -

اگر مراد اسمین ازلیت موقوف نہال کرتا ہے تو عیسیٰ مین ہرگز
کسی نوع سے پائے نجاویگی کیونکہ اول مریم کے پیٹ مین حمل تک
بھی بعد ازان پھانسی پانی اور مرگی پس ازلیت اور بے
تبدیلی کے کچھ بقیت نہ رہی کیونکہ لوقا ۱ باب ۳۵۔ آیت یسوع
حکمت اور قد اور خدا کے اور آدمی کے نزدیک فضل مین بڑھتا گیا
بے تبدیل کسطرح سے رہا۔ اور معترض کا قول جو اینون کا خط
پہلا باب ۱۱۔ ۱۲۔ آیت عین مضمون ۱۰۲ زبور ۲۶ سے ۲۸۔
آیت تک داؤد خدا کی آگے دعا مانگکر خدا کی صفت بیان
فرمارہے ہین اور عبارت مذکور پولوس کی سہو ہے جسکا حال
انجیل کے تغیر و تبدل مضامین مین مصنفان انجیل کی سہو مین بیان
کرونگا بخوبی معلوم ہوجاویگا قرنتیون کا دوسرا خط ۱۳ باب
۴۔ آیت اگرچہ مسیح کمزوری سے مصلوب ہوا تو خدا کی قدرت
سے جیتا ہے پھر بھی ازلیت مسیح کی باقی نہ رہی اور خدا کے
قدرت سے ہر ایک پیغمبر جیتا ہے مرقس ۹ باب ۲۔ آیت ایلیاہ
کے ساتھہ دکھائی دیا۔ موسیٰ زندہ دکھائی دیا ورنہ رویا عین
خواب غفلت ہوگا لوقا ۲۰ باب ۳۷ و ۳۸۔ آیت ابراہیم کا
خدا اور اسحاق کا خدا اور یعقوب کہتا ہے خدا مردونکا نہین
بلکہ زندون کا ہے کیونکہ سب اوس کے نزدیک زندہ ہین۔

قولہ ہر جا موجود ہونا اور قادر مطلق ہونا **اقول** عجب معترض
نے سمجھا ہے کہ کتابون اور اشارون سے عیسیٰ کا ہر جا موجود ہونا
بتلاتا ہے صریح قول کو چھوڑکر غیر صریح کو دلیل پر منحصر کرلیا ہے
دیکھو عیسیٰ خود فرماتے ہین لوقا ۹ باب ۴۱۔ آیت ای بے ایمان
اور کجرو قوم مین کبتک تمہاری ساتھہ رہون اور تمہاری برداشت

کرون۔ اور معترض صاحب فرماتے کہ ہر گیت بموجب ہمیشہ کی
ہر جا موجودگی اور قادر مطلقیت جسنے کہ وہ بے ایمانی کے
قصور سے بہشت گردون کو نجات نہ دی پس ہر فہیم مسیحی ہر جا
موجود کہے اور قادریت کے قائل پر بھی جاوے ایسے قادریت
مسیح کے بوسکیگی کیونکہ نوشتہ کبھی باطل نہین ہوگا دیگر اگر ہر جا
عیسیٰ کی موجودگی ہوتی تو البتہ عیسیٰ کیون فرماتے یوحنا ۱۶ باب
۱۶۔ آیت مین باپ سے درخواست کرونگا اور وہ دوسرا مددگار
دینے والا دیگا کہ تمہارے ساتھہ ابتک رہیگا اور قادریت ہی
نہ رہی کیونکہ درخواست کی کیا حاجت تہی یوحنا ۱۶ باب ۷۔ آیت
میرا جانا تمہارے لئے سودمند ہے اس سے قادریت کا ایک پہلو
بھی باقی نہ رہا اس لئے سودمندی عیسیٰ کے جانے مین ہی نہ اوس کے
رہنے مین اگر عیسیٰ قادر ہوتا تو سودمند تہا اور غیر کی کیا حاجت
تہی اور ہر جا موجودگی بہی اوڑ گئے ورنہ جانا کیسا **قولہ** سب کچھہ
جاننا **اقول** اگر عیسیٰ سب کچھہ جانتے تو ۱۱ باب مرقس ۱۳۔
آیت کے بموجب انجیر سے بی موسم پھل ڈہونڈنا عبث تھا
اور مرقس ۱۴ باب ۲۱ مین اپنی شاگردونمین اپنی حوالگی کرنیوالیکو
داخل کرنا پھر افسوس کہانا بیہودہ تھا اور متی کی ۱۱ باب ۲
آیت کے موافق اول مجرمو دکھانا پھر ملامت کرنے کا لیے تہی مرقس
۱۴ باب ۳۵۔ آیت دعا مانگنی کہ ای خدایہہ گھڑی یعنے موت
گذر جاوے لاحاصل تہی کیونکہ عیسیٰ مرنے واسطے آئے تھے اور
دعا مانگنے نہ مرنے کیواسطے سراسر بھول تہی جس سے یہہ بھی معلوم
ہوتا ہے کہ عیسیٰ کو اپنے مرنیکا یقین نہ تھا ورنہ دعا کیون مانگتے
اور مرقس ۱۳ باب ۳۲۔ آیت لیکن اوس دن اور گہڑی کے

بات کوئی نہین جانتا نہ فرشتے جو آسمان پر ہین اور نہ پیغمبر یعنے عیسیٰ بلکہ باپ۔ پس بجانا عیسیٰ کا ثابت ہے ورنہ قول مذکور مصنفان انجیل کی سہو ہونگی۔ اگر عیسیٰ جانتے ہونگے تو الہام یا فرشتے کی معرفت خدا اوسے معلوم کردیتا ہوگا چنانچہ اور پیغمبرون کا بھی یہی حال ہے فقط بندہ شاری ملک طالب علم جالندہری

مراسلہ

جناب مخدوم و مکرم بندہ محمد عبدالمجید صاحب سکرٹری زمرۂ احباب دام عنایتہ تسلیم بنانے کے بعد یہ گذارش ہے کہ آپکا اخبار ۔ یار منشور محمدی اس نواح مین فقط چند بزرگوارون کے جناب مین آتا ہی جس سے خاص و عام کو اوسکے مضامین والا پر آگاہی ہنوتی تہی اس لیے راقم نے یہہ چاہا کہ ہر روز کسی مقام مین تہوڑا وقت بطور جلسہ چند احباب فراہم ہوکر منشور محمدی کو پڑہین اور وہ ایسی جگہہ ہو جہان خاص و عام بلا روک ٹوک کسی کے آکر در زمرۂ مضامین منشور محمدی سے گوش ہوش کو زینت بخشین الحمد للہ سبی اس کام کی کارگر ہوی اور مدت دو ماہ سے ہفتے مین ایکبار پنجشنبہ کی شب کو دو تین ساعت تک منشور محمدی کا دور رہتا ہے بسا لوگ مختلف اقوام کے جمع ہوتے ہین اور دل سے ان مضامین کو سنتے ہین چنانچہ اس ہفتے کی ساتوین تاریخ کے شبکے جلسے مین ایک ولایت راشخص مسمی بہ سیشون سن ڈیوڈ نے دیر تک یہہ مضامین سنتا رہا اور ہدایت ہادی حقیقی دوسرے روز یعنی جمعہ کو دائرۂ اسلام مین داخل ہوا چنانچہ اب وہ شخص راقم کے ہان ہی سکونت پذیر ہے امیدواری درگاہ ایزد باری سے یہی ہے کہ آفتاب دین متین اسلام یوما فیوما بلکہ وقتا فوقتا چمکتا و دمکتا رہیگا۔ آمین۔ راقم محمد قاسم بن میانجی حاجی احمد عفی عنہ۔

مقام بنگلوری۔ مورخہ ۱۹۔ مے ۱۹۰۱ء

منشور محمدی

منشور محمدی ہم جناب محمد قاسم صاحب کے نہایت ممنون و شکور ہین کہ وہ بھی دین اسلام کے پہیلانے مین ہمارے شامل ہوے ہم کس منہ سے انکی تعریف و توصیف کرین کہ انہون نے ایسا بڑا کام اپنے ذمہ لیا۔ امیدواری ہے کہ اس جلسے کو جو ہفتہ وار منعقد ہوتا ہے روز بروز ترقی کرینگے جس سے بسا فوائد عاید حال ہونیکی امید ہے۔ ہمارے دوسرے معزز ناظرین کہان ہین وے بہی کیون ایسے جلسے نہین کرتے اور دین متین کو نہین پہیلاتے یقین ہے کہ جناب محمد قاسم صاحب کے عمل مین شامل ہونگے۔

رسید زر منشور محمدی

ہم نہایت ممنون و مشکور ہین اون عنایت فرماؤن کے جنہون نے زر مندرجہ ذیل قیمت اخبار منشور محمدی عطا فرمایا۔

جناب مولوی شہاب الدین صاحب ناصر	۴ روسہ ۲ /
جناب حافظ عبدالرحیم صاحب و عبدالکریم صاحب سوداگر	۴ - ۲
جناب شیخ محمد علیصاحب و الٰہی بخش صاحب سوداگر	۴ - ۲
جناب حافظ عبدالکریم صاحب و نظام الدین صاحب سوداگر	۴ - ۲
جناب حاجی کرتان محمد قاسم صاحب "	۱۲ -
جناب مولوی محمد حسین صاحب محمود	۶ - ۳ -
جناب محمد نعمت خان صاحب معتمد سرکار کبور تہلہ	۵ - ۵ -
جناب میمن حاجی احمد شاہ صاحب	۴ - ۲ -
جناب عمدار عبدالرحمن صاحب	۲ - ۱ -
جناب محمد قاسم سیٹ بن حاجی احمد سیٹہ صاحب	۴ - ۲
جناب میر ابراہیم علیصاحب حیدرآبادی	۱ - ۶۰
جناب ابو احمد مراد علی صاحب مدرس	۴ - ۲
جناب عبدالکریم صاحب تاجر جرم مقام بنگلور	۵ -

بمقام معسکر بنگلور در مطبع بحر الاسلام متعلق زمرۂ احباب باہتمام محمد عبدالمجید سکرٹری طبع شد

منشور محمدی

واضح ہو کہ آنحضرت کے معجزات کتب صحیح احادیث مین ہزارون موجود ہین جنمین سے چند معجزات ناواقف لوگون کے واسطے یہان پر لکھے جاتے ہین۔

معجزہ زندہ ہونے مردون کا

شواہد النبوۃ مین ہے کہ حضرت جابر کے دو بیٹے خورد سال ایک بھائی اپنے بھائی کے ہاتھ سے ذبح ہوکے دوسرا چھت سے گر کے مر گئے اوسکے گھر مین آنحضرت کی ضیافت تھی عورت نے چارپائی پر ڈال رکھی جب آنحضرت تشریف لائے تو بعد گفتگوی اور پرسش کے معلوم ہوا کہ وہ دونون لڑکے مر گئے ہین حضرت نے دعا کر دونون کو زندہ کیا اور اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔

دوسرا بیہقی اور ابن عدی نے انس سے روایت کی ہے کہ ایک بوڑھیا کا جوان لڑکا مر گیا اوس نے خدا سے آنحضرت کے نام پر دعا کی وہ لڑکا زندہ ہو گیا دیکھو حضرت کے نام سے دعا کر پر مردہ زندہ ہو گیا فقط۔

معجزہ اندھے کے اچھے ہو جانے کا

ترمذی ابن نسائی اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایک اندھے نے حضرت سے آکر عرض کی کہ میرے آنکھین کھل جاوین حضرت نے کہا کہ وضو کر اور نماز پڑھ اور دعا مانگ اوس نے ایسا ہی کیا اوس کے آنکھین کھل گئین۔

دوسرا بیہقی اور طبرانی اور ابن السکن سے روایت ہے کہ جب بن نہیک کے باپ کی آنکھین اندھی ہو گئین حضرت نے دم کیا فوراً اچھے ہو گئین اور اسی برس کے عمر تک سوئی مین ڈورا ڈالتا رہا

معجزہ گونگے کے اچھے ہونے کا

ابن ابی شیبہ نے ام جندب سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی حضرت کے پاس گونگے لڑکے کو لائی حضرت نے اوسکے موںہہ مین کلی ڈال دی اور ہاتھہ دھوکر پانی پلوا دیا وہ لڑکا باتین کرنے لگ گیا اور بڑا عقلمند ہوا۔

دوسرا دو گونگے کے اچھے ہونے کا

بیہقی نے روایت کی ہے ایک عورت خلقی گونگے لڑکے کو حضرت کے پاس لائی حضرت نے اوسکے سینہ پر ہاتھہ پھیرا اوسکو قی آئی اور پیٹ سے کچھہ نکلا پس وہ اچھا ہو گیا۔

معجزہ شفای دیوانہ

احمد اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو جسے جنون تھا حضرت کے پاس لائی حضرت نے اوسکے سینہ پر ہاتھہ پھیرا اوسکو قی آئی اور پیٹ سے کچھہ نکلا پس وہ اچھا ہو گیا۔

معجزہ شفای جلندہری

ابو نعیم اور واقدی نے روایت کی ہے کہ اپنی مداعب السنہ کو استسقا مرض ہوی اوسنے حضرت کے پاس قلیل ضد بہیجا حضرت نے مٹی مین لعاب دہان ملا کر دیدیا جب قاصد پہونچا تو وہ قریب المرگ تھا اوسکو گھولکر مٹی پلا دی وہ فوراً اچھا ہو گیا۔

درختون کو بلا لینا

صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت قضاے حاجت

کو گئے وہان پر وہ نہ تھا حضرت ایک درخت کو دور سے پکڑ لائے وہ ساتھ چلا آیا اوسکو پھر اکر کے دوسرے درخت کو لائے اور پردہ مین قضا حاجت کی پھر اون دونون درختون کو اجازت دی کہ اپنے اپنے جگہہ چلے گئے۔

دوسرا معجزہ درخت

دارمی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت کی نبوت پر گواہی چاہی آپنے سلم کہ درخت کو بلالیا اوس نے اپنی جگہہ سے زمین کو چیرتی ہوی اکر تین بار گواہی دی کہ آپ سچے نبی ہین پھر وہ درخت اپنے مکان کو چلا گیا۔

تیسرا معجزہ درخت

بزار نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت سے معجزہ طلب کیا حضرت نے اوسکو کہا کہ اوس درخت کو جاکر کہہ کہ رسول اللہ تجھے بلاتے ہین اوسنے جاکر کہا درخت چلا آیا پھر اوسنے کہا کہ اسے واپس کرو حضرت نے کہا کہ چلا جا وہ درخت چلا گیا۔

چوتھا معجزہ درخت

بیہقی اور ابو نعیم نے ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ رکانہ پہلوان نے حضرت سے معجزہ طلب کیا آپ نے درخت سمرہ کو اوسکے سامنے بلا دیا اور پھر کہا کہ چلا جا تو وہ چلا گیا۔

پانچوان معجزہ

بیہقی اور ابو یعلی نے حضرت اسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ ایک سفر مین حضرت نے واسطے قضای حاجت کی پوچھا کہ کہین پردہ ہے تو مینے عرض کی کہ پردہ کوئی نہین درخت اور پتھر دور دور ہین آپ نے فرمایا کہ انکو کہدو کہ رسول اللہ فرماتے ہین کہ تم سب اکٹھے ہو جاؤ مینے کہدیا وہ سب اکٹھے ہو گئے جب فراغت ہوی تو آپنے پھر جوتے کہدیا کہ اپنی اپنی جگہہ جاوین وہ سب چلے گئے۔

معجزات متعلقہ آب

نہر

صحیحین مین ہے کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسے ہوے پانی کچھہ کسی کے پاس نہین تھا آنحضرت کے لوٹے مین تھوڑا سا پانی تھا آپنے لوٹے مین اپنا ہاتھہ رکھدیا اور آپ کے انگلیون سے چشمہ کیطرح پانی نکلنے لگا سب آدمیون نے جو قریب پندرہ سو کے تھے پی لیا اگر لاکھہ آدمی ہوتے تب بھی کفایت کرتا۔

دیگر آب کا معجزہ

صحیحین مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ ایک سفر مین پانی نرہا آنحضرت نے حضرت علی کو مع ایک شخص کی تلاش مین بھیجا وہ ایک عورت کی دو مشک لی آئی اوسمین سے پانی حضرت نے ایک برتن مین ڈلوا کے سبکو اجازت دیدی چالیس آدمیون نے یا اور جسقدر لشکر مین برتن تھے اور مشکین وغیرہ سب بھر لئے۔ پھر اوس عورت کی دونون مشکین آگے سے بھی زیادہ بھر کے واپس دیدی۔

دیگر

اسطرح صحیحین مین انس سے اور صحیح بخاری مین عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایکدفعہ زور لگے اور ایکدفعہ دوسرے سفر مین جب پانی نرہا تو حضرت نے ایک برتن مین تھوڑا پانی منگا کے اپنا ہاتھہ رکھدیا اور انگلیون سے چشمہ کیطرح پانی نکلا کہ سب سیر ہو گئے اور برتن بھر لئے۔

معجزات برکت طعام

ترمذی اور داری نے روایت کی ہے کہ سمرہ بن جندب نے کہا
ہے کہ ایک پیالہ میں ہم صبح سے رات تک دس دس آدمی مثبہ کر
ایک ہی طعام کو کھاتے رہے اور وہ طعام تمام نہوا خدا حضرت کے
طفیل اوسمین زیادہ کرتا جاتا تہا —
دیگر — بیہقی اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت
کی ہے کہ اونہون نے آنحضرت اور ابوبکر صدیق کے لئے کہانا
پکایا بقدر خوراک دو آدمی کے جب حضرت آئے تو فرمایا کہ تیس
آدمی کو انصار سے بلا لو جب وہ کہا چکے فرمایا پچاس آدمی
اور بلا لو جب وہ کہا چکے آپ نے فرمایا ستر آدمی اور بلا لو
وہ کہا چکے تو سب مسلمان ہوے —
ایضاً صحیحین مین عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے
کہ ایک صاع یعنی ساڑہے تین سیر آٹا گوندہا گیا اور ایک بکری
حلال ہوی ہم ایک سو نیس آدمی تھے دو بڑے پیالہ مین حضرت
نے گوشت نکلوایا سب آدمیون نے سیر ہو کے کہایا اور پیالو نمین
بچ رہا فقط راقم مرزا موحد

سکارسپانڈنس

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

مخدوم مکرم بندہ جناب ہستم منشور محمدی — السلام علیکم
مضمون مندرجہ ذیل کو مین نے محض بہ نظر خیر خواہی اور دلی ہمدردی
کے جو مجکو میرے شفیقین اندبتر قاسم الاخبار اور میسور اخبار کے ساتھ
محقق ہو لکھہ کے حضور مین روانہ کرنے کے امید کرتا ہون کہ آپ
بھی میرے اس قصد مین درہمشریک ہو کے اپنی اخبار حمت بارین
جلبہ دلیون اور دلبسا کرنے سے تمام دوستونکو خصوصاً راقم کو ممنون

بار ہا حسان فرماوین —
اپکا راقم اون اگورون سے ہے جو ہندوستانی اخبار کے ترقی سے
دل سے خواہان ہین اور اسی منشا پر رہتا ہے ان اخبارونکی فردی
سی بھی ترقی کو بہت ہی دلکی خوشی کے ساتھ دیکہا کرتا ہے —
اندنون جو بسبب کسی وجہہ کے اخبار مرقوم بالا کے ایڈیٹرون مین
اختلاف ظاہر ہوا اور بمقتضای اس خلاف کے جو غلو باہمی تحریرات
مین بذریعہ اخبار ظاہر ہوا اوسکے دیکہنے سے میرے دلمین نہایت رقت
پیدا ہوی اور حمیت قومی کو جوش ہوا —
قدیم سے میری یہہ رای ہے کہ دکن کے ہندوستانی اخبارات
مین قاسم الاخبار زیادہ تر ترقی یافتہ ہے اور تربیت یافتہ اخبارون
کے آثار اوسمین روز بروز افزونی پر دکہلائی دیتے ہین بدستور
میسور اخبار بہی گو کہ وہ ابہی نوخیز ہے بقول ہونہار بروا کے چکنے
چکنے پات اوس کے مضامین اور عبارات کی بنا نہایت عمدہ ہے
اور ترقی پانے والے زمانے کی حسب اقتضار طبیعت ہے
اخبارون کی ترقی واقع مین قوم کے خیالات اور حالات کی
ترقی کی سبری دلیل ہے اور ایک غیر ملکی آدمی کسی ملک کے اخبار کو
دیکہکر اوس قوم کے حالات خواہ از روئی اخلاق اور علوم کے
ہون یا از راہ تمدن و معاشرت ٹھیک ٹھیک قیاس کر سکتا ہے —
ہمارے ملک کی دیسی اخبار جو بلحاظ عمدہ خدا پرستی اور تہذیب
کے ابہی انکا بچپنا ہونے مین کسیکو شبہہ نہین بعینہ ہندوستانیون کے
اصلی حالات اور خیالات کے مصحح اور مظہر ہین ہم دیکہتے ہین کہ
جہوٹے اور فرضی قصے اور ناول اور روایات محال معقل اور
جہوٹی تعریف اور بغاظی جن سے کسی زمانے مین اخبارون کے

صفحات کی بھرتی ہوتی تھی بہترین طریقہ اخبار نویسی سے متبدل
ہوگئی قوم کی حالات کے ترقی کے مضامین اور حکام وقت کو رعایا کے
مفید رائین اور دوسرے مفید واقعات اخبارون سے ہلا روک دے ٹوک
شایع ہوے جاتے ہین ۔

یہ بات تسلیم کی گئی ہے کہ اخبار کا منصب قوم مین ایک پُرتاثیر
مصلح کا ہے جس سے قوم یا اوسکے ناظرین تہذیب اخلاق اور نیک
عادات سیکھنے کے سوا اور کچھ امید نہین کر سکتے مگر افسوس کا مقام ہے
کہ ہمارے دو تین اخبارون مین ذاتی اغراض سے خلاف رو
دیوی اور تحریرات مین رشتہ تہذیب کو ہاتھ سے دیکر پوچ
اور فحش خیالات جسکی کفایت صراحت سے زیادہ ابتر ہے
اخبارون مین جگہ پاوے صاحب اخبار کو ہر وقت تحریر یہ بھی
لحاظ رہا چاہئے کہ اپنے اخبار کے ناظرین مین بہت سے
ایسے ہی مہذب لوگ ہون گے جنکی نظر مین الفاظ لام و گاف
اور تصویر کھڑا کرنا اور تصویر اوتار لینا" اور نقشہ بٹھانا تحت الخط
کئے ہوے نہایت بے ادب اور نفرت خیز معلوم ہونگے اور ایڈیٹر پر
بدگمان ضرور ہونگے ۔ سوای اس کے اخبار جسکا بقا محض حضرات
مشتریون کی مہربانی پر منحصر ہے ایڈیٹرون کے شخصی مخاصمہ کی
گرمیون کے اظہار کا میدان ہونا واقعی مین مشتریون کی بڑی
حق تلفی کرنا ہے کیونکہ مشتریون کو جو خریدی اخبار منظور ہے مفید
اور دلچسپ مضامین سے فائدہ اور حظ اٹھانا غرض ہے زید و عمر
کے شخصی جھگڑون سے کیا سروکار حضور ضا ایسے پرچے اور فحش تحریرات
سے ۔ بسنے خاص مشتریون کے اوقات ایسے عزیز اور بے بہا
ہوتے ہین کہ خاص ضروری مہمات کے انتظام کے لئے بھی

ناکافی ہین باوجود اس کے اس لحاظ سے کہ شاید کوئی کام کی
بات کہین دیکھ پائین مضامین اخبار پر نظر ڈالتے ہین ۔ اور
چونکہ اخبار کا مشتری کو بیحد شوق اس بات کا ہے کہ وہ اوسکو
پڑھتے اور جس حال مین کہ اخبار مین اس قسم کے طوفان بے تمیزی
بھرے ہون یہ حرکت ایڈیٹر کی نسبت غرور خیانت و رزی اور
ناظر کے اوقات بے بہا کو ہرزا نا مصور ہوگی ۔

انگریزی الفاظ کے برتاؤ اور اوس کے معانی فہمی کی غلطی اگر کسی اخبار
نویس سے سرزد ہو تو وہ الزام دئے جانے سے معذور تر کم
جاننے کا زیادہ تر مستحق ہوگا کیونکہ ابھی ہمارے اخبارون کے
ایڈیٹر بے ایے اور ایل ایل ڈی یا پروفیسر وہین مقرر ہوے
بلکہ عادتی انگریزی زبان دانی مین بھی پورے نہین ہین
باوجود اسکے جتنا جانتے ہین اور جس قدر انگریزی الفاظ کا
برتاؤ صحیح طور سے کرتے ہین بہت کرتے ہین ۔ سٹرلنگ کو
شلنگ یا وی پوئیٹ بیرٹ کو ایک علم سمجھنا ایسے سخت الفاظ
مین پڑھنے کا جرم نہین جیسا کہ مین کہتا ہون ۔

تعلیم نسوان کے باب مین جو میرا اخبار کا اظہار ہے کہ اجتک
ہمارے اخبار اس طرف متوجہ نہین ہوے ٹھیک معلوم ہوتا ہے
کیونکہ بسبب چند موانعات کے دیسی اخبار اس امر مین بہت
کم یا بالکل نہین بحث کرتے ہین اس بات سے یہ نتیجہ نہین
نکلتا کہ کبھی قاسم الاخبار نے اس بارہ مین مضمون ہی نہین
لکھا یا کہین ایک آدہ زنانی مدرسہ موجود بھی نہ ہو بلکہ یہ مراد ہے
کہ ہندوستانی اخبار بحیث المجموع اس باب مین مضامین ترغیب
آمیز سے جیسا کہ حق ہے بخوبی تائید نہین کرتے ۔

میسو یعنی مین ولیسی عامہ کی جوتا پہنے ہوے اندر جانے کر
نافت کر ایسی حال مین کہ یورپینون کو ٹوپی پہنے ہوے اندر
جانے کی اجازت ہی خلاف انصاف قرار دینا قاسم الاخبار کی
نہایت عمدی رائی ہے اور ایسا کرنے سے انہون نے اپنی
ایڈیٹری کا ایک عمدہ حق ادا کیا یہہ رائے ایسی تھی کہ دوسرے
تو کل اخبارنے بھی اوسکی تائید کی ہوتی بخلاف اسکے میسو اخبار
نے اوس رائے کی رکاکت پر ایڈیٹر کی مسخری کی اور حد سے بڑھکر
ہتھول پر جا گیا شاید انہون نے یہہ ہجو اس واسطے کی ہو
کہ چونکہ قاسم الاخبار نے مضمون تعلیم نسوان اور لفظ لیسر یٹ
مین غلط فہمی کا قابو پاکر میسو اخبار کے صرف پر خوف سا ہنسا
میسو اخبارنے جب ایسا کوئی موقع سر دست قاسم الاخبار پر
قہقہہ مارنے کا نہ پایا لاچار ایک صحیح رائے کے پر زے اڑانے
پر آمادہ ہوے۔
قاسم الاخبارنے بھی اس بنیاد کو ذریعہ عذر گرداننے کے میسو اخبار کے
مضامین نسبت عملداری بڑودہ پر عجب مضحکہ مچایا اور خوب داد دی
حالانکہ وہ مضامین جو اوس عملداری کے نسبت چھپے تھے بہت
عمدہ اور قابل عملدرآمد تھے۔
غرض اس مخالفانہ تحریرات کے نتایج سوای شخصی اور قومی مضرت
کے کچھہ اور متصور نہین اس لئے مین اپنے سچے دل سے امید کرتا
ہون کہ ہمارے شفیق جنکو محبت ملی پر مین نے اس مضمون کو
لکھی زمانے کے حالات پر نظر فرماوین گے اور اپنے مخالفانہ
اور بدطوری کے تحریرات سے باز آینگے۔ کیونکہ اب وہ زمانہ نہین
کہ بیہودہ زوری اور فحش گوئی سے کامیابی کرین اور لوگ اسکو

قابل اعتنا سمجھین اب پیشہ ہو ہمکارین اور مرد ون بن الیسوچکا
کی اسنداد قوانین گورنمنٹ سے ہوتی جاتی ہے اور ہر قوم کے
بزرگون نے بذریعہ تحریرات و تقریرات و تمثیلات تہذیب و
شایستگی کو بہت زور سے قوم مین پھیلا رہے ہین۔ مبادا
غیر ملت ہموطنون مین حضور غیر ملکی مہذب قوم مین اس قسم کے

مباحثہ مولوی مرزا فتح محمد بیگ صاحب پادری گولکھہ ناتھہ

ہمارا دعوی یہہ ہے کہ انسان کی ترقی روحانی کی ضروریات کے
واسطے جو کچھہ کہ ضرور ہی سب قرآن شریف مین موجود ہی (مرزا فتح محمد بیگ)
سوال پادری صاحب۔ روحانی ترقی کسکو کہتے ہین۔
جواب مولوی صاحب۔ ترقی روحانی سے مراد یہہ ہے کہ
مبداء کل کاینات کو جو مطلب ایجاد عالم سے ہی اون لوگون کو
حصول سعادت ازلی کیواسطے ایسی صراط مستقیم کی رہنمائی کرے
جو وصول خالق حقیقی کو کافی ہو۔
جواب پادری صاحب۔ یہہ جواب ہمارے سوال کا نہین
اس سے راستہ ترقی روحانی نکلتا ہے نہ کہ خود ترقی روحانی
از مولوی صاحب۔ ہماری عبارت کا مطلب وصل عرفان الہی
ہے مراد ہی نہ راہ وصل عرفان سے۔
از پادری صاحب۔ میرا سوال ترقی روحانی کو پوچھنا تھا کہ
وہ کیا شے ہی اور وصل الہی تو نتیجہ ترقی روحانی کا ہے۔
از مولوی صاحب۔ ترقی کی معنی تنزل سے بڑھنا ہین علم

اس سے کہ وہ ترقی پہلے درجہ کی ہو یا اخیر درجہ کی پس بعد
اخیر درجہ کے ترقی بے نتیجہ ترقی نہیں ہے۔

از پادری صاحب۔ کوئی گفتگو ہمارے نسبت تنزل نہیں ہے
ترقی سے اپکی مراد وصل ہی معلوم ہوتی ہے جسکو آپ درجہ
اول کہتے تھے۔ آپ فرماویں کہ خدا کا عرفان جو خالق ہے مخلوق
کو کس طرح ممکن ہے۔

از مولوی صاحب خدا کی پہچان سے جناب کی یہ مراد ہے کہ جسطرح
خدا کی پہچان انسان کو ہو سکتی ہے وہ کسطرح ہے یا کوئی خاص
پہچان مراد ہے۔

از پادری صاحب۔ پہچان سے مراد ایک ہی ہے یعنی خواہ حواس کے
ذریعہ سے ہو خواہ عقل کے ذریعہ سے۔ ایمان بھی پہچان ہے لیکن
ہوتا وہاں صرف ماننا ہی ہوتا ہے اسیواسطے پوچھا تھا کہ آپ
پہچاننے کی تشریح کیجئے کہ ہم مخلوق ہیں خالق کو کسطرح پہچان سکتے ہیں

از مولوی صاحب۔ خدا کی پہچان ہم عقل کے ذریعہ سے کرتے
ہیں اور وہ یہہ ہے کہ پہچان شی کی دو طرح سے ہوتی ہے
یا صفات ذاتی اوس شے کی سے یا نقیض سے جیسے ایک چڑیکے
ذاتیات کی ہم یون تعریف کر سکتے ہیں کہ چڑی ایک جسم نباتی
کو کہتے ہیں جو جسامت اور نحامت اور طوالت رکھتی ہو یہہ
تعریف شے کی ساتھہ صفات ذاتیات اوسکی کی ہے اور تعریف
نقیض سے جیسا کوئی کہے کہ زید کہنڑا ہے تو سننے والیکو اس بات کا
یقین ہوتا ہے کہ اس وقت میں بینا نہیں تو اسیطرح پہچان الٰہی
ہماری کتب الہامیکے ذریعہ سے نقیض سے کہی گئی ہے۔ لیس کمثلہ
شیئا یعنی ذات بابرکات الٰہی منزہ ہی مماثلت مخلوق کی سے۔

از پادری صاحب۔ مولوی صاحب کے جواب سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ انسان کو صفات سے جسکو مثل سے وہ خدا کو پہچان سکتا ہے اگر یہ صحیح ہے
تو پھر قرآن بھر کسی کتاب کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ کتابوں کا کام
دور رہتے اور ہماری عقل ہمارے تمہیں ہر قسم دعوی متنازعہ
مولوی صاحب اور ہر ایک اپنے عقل پر۔ مثلث کی نسبت۔ ایک
نام بھی اللہ کا ہے کسی کتاب میں یا کسی آدمی سے نہیں سنا جو
مماثلت مخلوق ہر چیز دنیاوی مثل کے ساتھہ ہو اگر کوئی کہے کہ
خدا فیہ ہر تماوس سے یہ معنی ہیں کہ اور ساری شے دنیا حاضر ہیں

از مولوی صاحب۔ ذکر عقل کا اسواسطے کیا گیا ہر کتابیکی کتاب
اللہ جلنے کو اور اوس امر کے واسطے اوسکی تعلیم اس قسم کی ہے یا
نہیں جیسے کتاب اللہ ہوا کرتے ہیں عقل کی ضرورت ہے اور ہمنے
تو اپنا دعوی اتمام پر ہے رہا تقسیم اسباب معرفت اشیاء کی
عقل سے کی ہے دیکھئے اوپر آیت لکھی ہے اور بعد اسکے جو جناب فرماتے
ہیں کہ ہر مذہب میں خدا کو مثل کے ساتھہ بیان کیا ہے تو قرآن
سے کوئی مقام پیش کرنا چاہئے جہاں خدا کو مثل سے تعبیر کیا ہو
بان عیسائی مذہب میں ۱۳ باب قرنتیون میں تو پولوس مقدس
فرماتے ہیں کہ مجھ شیشے سے دھندلا سا نظر آتا ہے اور تو البتہ
خلاف عقل کے ہے کیونکہ نظر آنا ایک چیز کا نہیں ہو سکتا مگر
ایک جانب پر اور جو چیز نظر سے محسوس ہوتی ہے وہ سطح کو
گھیرتی ہے اور جو سطح کو گھیرتی ہے وہ مولف ہوا اور جو مولف
ہے وہ مرکب ہے اور جو مرکب ہے وہ حادث ہے اور خدا قدیم اس
صفت سے مبرا ہے چنانچہ مسیح علیہ السلام بھی خدا کا انکار ہے
ندیکھنا انجیل میں فرماتے ہیں۔

جواب از پادری صاحب - پہلے مولوی صاحب نے خدا کی پہچان عقل پر موقوف کہی تھی اور تذکرہ نہین کیا کہ بلا الہام ممکن نہین ہے کہ آدمی خدا کو پہچانے اور اب عقل کو الہام کی شناخت کے لئے استعمال کرنا گویا اپنا دعوی ترک کرنا ہو دوسرا قرآن کے آیات کا ذکر کرنا اس جگہہ مین بھی موقع نہین دیکھتا کیونکہ مین کوئی آیت نہین جانتا بلکہ مولوی صاحب ہی بیان فرماوین کہ آیت قرآن مین سوا رشد خدا کے تذکرہ ہوا ہو بلکہ وہ ہمارے جواب کے لئے کافی ہوگا - تیسرا جن آیات کو پولوس رسول کے نسبت فرماتے ہین وہ تو مین ہمارے جواب کے موافق ہے کہ خدا کسطرح انسان کو نظر نہین آتا لفظ دہند ہلاسا سے یہی مراد ہے کہ خدا صاف نظر نہین آتا اور مسیح کی تعلیم بھی ویسا ہی

جواب از مولوی صاحب - پہلی یہہ ارشاد ہو کہ مسیح نے موافق پولوس کے کہان ارشاد کیا ہے انجیل موجود ہے عبارت لکھوائیے بھاسکے پورا جواب دیا جاویگا -

از پادری صاحب - اسواسطے مینے قرآن سے کوئی آیت مولوی صاحب کے جواب مین پیش کرنا مناسب سمجھا تھا اور نہ مین ضرور سمجھتا ہون کہ اونکے جواب مین کوئی آیت اسوقت انجیل سے نکال پیش کرون دعوی مولوی صاحب کا یہہ تھا کہ روحانی ترقی کے لئے یہہ چیز قرآن ہی مین موجود ہے جب خدا کا پہچاننا اور اوسکا وصل ہونا یہہ روحانی ترقی کا درجہ اعلی فرمایا تو مین نے پوچھا تھا کہ کس طرح مخلوق خالق کو پہچان سکتا ہے جواب ہے وہ یا کہ انسان بذریعہ عقل پہچان سکتا ہے یعنے خدا کے پہچان ہم عقل کے ذریعہ سے کرتے ہین پس اس سے صاف ظاہر ہو چکا کہ قرآن کے سوا بھی

مولوی صاحب کے دانست مین خدا کی پہچان ممکن ہے اسواسطے بیچارہ گیا کہ قرآن کا ہونا کچھہ حاجت نہین رکھتا اور یہی مولوی صاحب کا دعوی تھا -

از مولوی صاحب - کوئی دعوے بجز پیش کرنے استدلال وسکے ثابت نہین ہوتا پس یہہ دعوی جناب کا کہ مسیح کی تعلیم بھی ویسی ہی ہے پورا نہوا کیونکہ مسیح مطلق نہ دیکھنے کی بابت ارشاد کرتے ہین اور پولوس مقدس منجملہ خدا کا دیکھنا بیان کرتے ہین فرق ظاہر ہے اور اوپر کے جواب کی بابت یون کہتا ہون کہ میرا یہہ دعوی نہین کہ عقل ایک اسباب بیکار و معطل ہے بلکہ یہہ امر بدیہہ ہے کہ امور ابتدائی کی تسلیم عقل سے ہی ہوا کرتی ہے اور ہمنے اپنے دعوی کو ترک نہین کیا بلکہ ثبوت دعوی کا قرآن شریف سے ثابت کر دیا اسطرح کہ پہچان شئی کی کبھی نقیض سے بھی ہوتی ہے اور قرآن مین نفی جنس مماثلت کے گئی ہے جیسا آیت مندرجہ صدر ملاحظہ سے گذری اور کوئی آیت طلب کرنیکی وجہ معلوم نہین ہوی کہ اس امر کے خلاف مین ہمنے ایک آیت پیش کی ہے فقط -

بقیہ جواب الجواب

پہلے مضمون مین فقیر نے جواب اون دونون سوالون کا جو کسی معترض نے مسیح کی ابن اللہ ہونے مین اخبار نور افشان مین دیے جواب مین لکھا تھا بخوبی دیدیا ہے اب جواب مسیح کے الوہیت کا نقلا و مفہوما دیتا ہون کیونکہ معترض نے پہلے خود مسلم کر لیا ہے -

قولہ مسیح کی الوہیت خدا کی وحدانیت کے خلاف نہین بلکہ ایک ہی ذات الوہیت جو تین شخص مین ظاہر ہے لیکن یہہ امر انسان کے عقل و فکر سے باہر ہے کیونکہ یہہ خدا کی ذات کا بیان ہے اور اوسکا

بھونا مخلوق کے لئے ناممکن ہے۔ اس واسطے دینے جواب فعلی
سے روگردانی کرکے جواب الزامی پر اکتفا کیا جانا چاہئے جناب
عیسیٰ فقط بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے اوسی
کے واسطے نہین مبعوث ہوئے۔ متی ۱۵ باب ۲۲ سے ۲۴ تک
کنعانی عورت کو عیسیٰ نے کہا کہ میں بنی اسرائیل کے گھر کی کھوئی
بھیڑون کے سوا اور کسی کے پاس نہین بھیجا گیا۔ اور جو غیر قومون
کو بھی راہ راست تبلاتی تھے اوسکا سبب یہہ تھا اوسی کتاب کی
۲۶۔ اوسنے یہہ عیسیٰ نے جواب دیا کہا لڑکون کی روٹی لیلینے
اور کتون کیواسطے پھینکنی خوب نہین۔ ۲۷۔ اوس نے یعنے عورت کنعانی
نے کہا ہان ای خداوند کہ کتے بھی اون ٹکڑون مین سے جو اونکے
مالکون کی میز سے گرتی ہین کہاتی ہین۔ ۲۸ تب یسوع نے جواب
دیکے اوسے کہا ای عورت تیرا ایمان بڑا ہے جیسا چاہتی ہے
تیرے لئے ہو معترض جو اوسکی الوہیت اور انسانیت بتلاتا ہے
سراسر اوسکی بھول ہے کیونکہ الوہیت ایسی شی نہین ہے
جو انسان کی جسم مین آسکے اور جب محدود مین آئی تو خود محدود
ہوگئی اور جب عیسیٰ مریم کی پیٹ مین رہا ہوگا تو متغیر ہوگئی ہوگی
اور جب پھانسی پاکر مرگیا ہوگا تو مر بھی گئے ہوگے نعوذ باللہ
مہنا اگر سمجھا جاوے تو یونی ٹیرین کیطرح عیسیٰ کو بندہ اوبھی
جاننا چاہئے اگر انجیل کان مونہہ موندہ کو کہا جاوے تو عیسیٰ الہ
بنی اسرائیل کی ہونگی تمکو اور ہمکو کیا ورنہ قول مذکورہ بالا غلط
اور بے فائدہ ہوگا اور پھر معترض نے مسیح کی الوہیت مین چار
دلیلین بیان کئین جنمین سے اول دلیل کو عیسیٰ مین اور اولیا
اور انبیا مین اور شیطان مین مشترک مان لیا ہے اور کہا ہے کہ

خدا کا لفظ اون سب پر بولا جاتا ہے اور باقی تین دلیل کو اوسکو
صفات مین داخل کرکے عیسیٰ کو بقول اپنے معترض نے خدا بنادیا
حال انکہ عیسیٰ نے اپنی بیٹا ہونے کی دلیل کو اسطرح فرمایا ہے
یوحنا ۱۰ باب ۳۱ سے ۳۶ تک یہودیون نے پھر پتھراؤ کرنا چاہا کہ
اوسے سنگسار کرین۔ یسوع نے اونمین جواب دیا کہ مینے اپنے
باپ کی بہت سی اچھے کام تمہین دکہائی ہین اونمین سے کس کام
کے سبب تم مجھے سنگسار کرتے ہو یہودیون نے اوسے جواب دیا
اور کہا ہم تجھے اچھے کام کی بابت نہین بلکہ کفر کی بابت سنگسار
کرتی ہین اور اسلئے کہ تو انسان ہوکے اپنے تئین خدا بناتا ہے
یسوع نے اونمین جواب دیا کیا تمہاری شریعت مین نہین لکہا ہے
کہ مینے کہا کہ تم خدا ہو۔ جبکہ اوسنے اونمین جنکی پاس خدا کا کلام
آیا خدا کہا اور نوشتے کا باطل ہونا ممکن نہین۔ پس جسکے باپنے
تقدیس کئی اور دنیا مین بھیجا ہے کیا تم اوسے کہتے ہو کہ تو کفر
بکتا ہے اس لئے کہ مینے کہا مین خدا کا بیٹا ہون انتہی خلاصہ انکے
عیسیٰ نے یہودیون کو الزام دیا تمہارے شریعت مین خدا کہنا جائز
ہے اور مینے تو اپنے کو خدا کا بیٹا کہا ہے کفر کیون کہتے ہون
کیونکہ مینے اپنی آپ کو جھوٹا کیا ہے پس کہتا ہون مین اگر
عیسیٰ خدا ہوتے تو عاجزانہ الزام کیون دیتی اور سنگساری سے
کیون ڈرتے اسلئے کہ کفارہ کے واسطے آئے تھے پس بقول
عیسیٰ کے معلوم ہوا کہ عیسیٰ خدا کے بیٹے نہ تھے دوم لوقا ۱۲ باب
۱۶۔ آیت پر وہ جنگلون مین الگ جاتا اور دعا مانگتا تھا بیتی
سم باب ۲۔ آیت اور جب چالیس دن اور چالیس رات روزہ
رکھہ چکا آخر کو بھوکا ہوا یو حنا ۸ باب ۴۰ آیت بلکہ جیسے میری باب